

خطاب

پیر طریقت، ماہتاب شریعت، شیخ الاسلام، حضرت علامہ

پیر علاء الدین صدیقی مدظلہ العالی

چانسلر: محی الدین اسلامی یونیورسٹی نیریاں شریف و بانی محی الدین میڈیکل کالج میرپور آزاد کشمیر



ترتیب و تالیف

محمد جہانگیر خان صدیقی

مکتبہ صدیقیہ، کراچی

خطاب

پیر طریقت، ماہتاب شریعت، شیخ الاسلام، حضرت علامہ

پیر علاء الدین صدیقی مدظلہ العالی

چانسلر، محی الدین اسلامی یونیورسٹی نیریاں شریف
بانی محی الدین میڈیکل کالج میرپور آزاد کشمیر

ترتیب و تالیف

محمد جہانگیر خان صدیقی

مکتبہ صدیقیہ، کراچی

☆ طباعت نامہ ☆

نام کتاب : خطاب (مفتی محمد حسین نعیمی سیمینار لاہور)

ترتیب و تالیف : محمد جہانگیر خان صدیقی

کمپوزنگ : العلیم کمپوزنگ سینٹر (کراچی)

(0333-2153112)

صفحات : 32

اشاعت : جون 2009ء

ناشر : مکتبہ صدیقیہ، کراچی

علیمیہ مسجد، اے بلاک، نارتھ ناظم آباد، کراچی

قیمت : = روپے

کتاب ملنے کے پتے

☆ علمیہ مسجد، اے بلاک، نارتھ ناظم آباد، کراچی (03332243950)

☆ جامعہ فاطمہ الزہراء، بن جونسہ روڈ، کھائیگلہ، راولا کوٹ، آزاد کشمیر

فہرست

- ☆ سبب تالیف _____ 4
- ☆ نعت رسول مقبول ﷺ _____ 5
- ☆ پیر علاء الدین صدیقی (ہمہ جہت شخصیت) _____ 6
- ☆ پہلی زیارت _____ 10
- ☆ خطاب سیمینار مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد حسین نعیمی (لاہور) _____ 12
- ☆ عرس کاروچ پرورد منظر _____ 18
- ☆ تعارف محی الدین اسلامی یونیورسٹی _____ 21
- ☆ مبلغ اسلام کی خدمات کا مختصر جائزہ _____ 23
- ☆ بہار علم و عرفان _____ 26
- ☆ وزیر اعظم آزاد کشمیر کے نام _____ 27
- ☆ کشمیر ایک نظر میں _____ 29

﴿سبب تالیف﴾

یہ مختصر کتابچہ جو آپ کے ہاتھمیں موجود ہے، اس میں مختلف افراد کے پیر صاحب اور ان کی جدوجہد کے حوالے سے خیالات کو جمع کرنے کے ساتھ جامعہ نعیمیہ لاہور میں مفتی محمد حسین نعیمی سیمینار جس میں سابق وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف، وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف بھی موجود تھے، پیر صاحب نے تاریخی خطاب کیا اور لانگ مارچ اور میاں نواز شریف اور ان کے رفقاء کی جدوجہد کے حوالے سے خیالات و افکار کا اظہار کیا جسے ہم نے اس کتاب میں شامل کیا ہے۔

پیر صاحب کا تفصیلی انٹرویو ماہنامہ افق کراچی جون ۲۰۰۹ میں شائع ہو چکا ہے۔
حکیم و معتقدین کیلئے تاریخی اور فکری ہدایات کا سامان موجود ہے۔

افق پہلی کیشنز کی جانب سے انٹرویو کے ساتھ غلام محی الدین غزنوی کے مکمل حالات زندگی اور تمام تفصیلات کو چھاپنے کا ارادہ تھا لیکن تاگزیر جو بات کی بناء پر ایسا ممکن نہ ہو سکا۔ اس لئے ہم نے ماہنامہ افق میں پیر صاحب کا تفصیلی انٹرویو اور مکتبہ صدیقیہ کے ذریعے یہ تمام تفصیلات جمع کر دی ہیں تاکہ قارئین اپنے شیخ اور دربار عالیہ نیریاں شریف کے فیضان کو ملاحظہ کر سکیں۔ اسی طرح ہم آئندہ بھی دربار عالیہ اور پیر صاحب کے حوالے سے مزید معلومات آپ تک پہنچاتے رہیں گے۔

نیاز مند

(محمد جہانگیر خان صدیقی)

موبائل نمبر: 0333-2243950

نعت رسول مقبول ﷺ

اے حبیب کردگار اپنا بنا
ہو گیا وہ دل فگار اپنا بنا
جان و دل تاریک عصیاں کثیر
اے کریم و غم گسار اپنا بنا
غیر کے قبضے سے دل آزاد کر
اے دلوں کے تاجدار اپنا بنا
کٹ گئے زندگی کے دن بے شمار
روح کی سن لے پکار اپنا بنا
قرب کی لذت سے کیوں محروم ہیں
جان و دل میں اشکبار اپنا بنا
کچھ نہیں صدیقی نسبت کے بغیر
بسن یہی دارالقرار اپنا بنا

(شاعر..... پیر علاؤ الدین صدیقی)

نوٹ: یہ نعت شریف آپ نے بیماری کی حالت میں ہسپتال میں لکھی۔

پیر علاء الدین صدیقی ہمہ جہت شخصیت

پیر علاء الدین صدیقی ایک کرشماتی، فیض رساں اور ہمہ جہت شخصیت کا نام ہے، جس نے اپنی زندگی کو مسلسل جدوجہد اور عمل پیہم سے جاری و ساری رکھا ہوا ہے۔ تن آسانی یا آرام طلبی قریب سے بھی نہیں گزری۔ آپ کی ذات سے اختلاف کرنے والے بھی ہیں لیکن حمایت کرنے والے بھی حتیٰ کہ جان و مال نچھاور کرنے والوں کی تعداد شمار نہیں ہو سکتی۔ ہر شعبہ زندگی کا فرد خواہ وہ تاجر آجر ہو، مذہبی رہنما، سماجی رہنما ہو یا معاشرتی اصلاحی تحریک کا فرد ہو، آپ کو اپنے شعبے کا سرپرست سمجھتا ہے۔

ان کی زندگی کا حاصل دین کا غلبہ اور انسانیت کی خدمت ہے، ان کے کارنامے رہتی دنیا تک امت مسلمہ کو فیض یاب کرتے رہیں گے، آپ کی انفرادی اور امتیازی حیثیت کا سحر زمانے پر طاری رہے گا۔ تبلیغ دین ہو سماجی خدمت یا علم و آگہی کا ہنر ہو، آپ نے اپنوں بیگانوں سب کیلئے فیض کے چشمے جاری کر دیئے۔ زندگی میں آپ کو بڑی مشکلات اور دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ شریکوں نے آپ کو ستایا۔ کچھ سیاسی بازیگروں نے آپ کو غوام سے دور رکھنے کی کوشش کی، آپ کے بہت سے منصوبہ جات میں رکاوٹیں کھڑی کرتے رہے۔

بدعقیدہ لوگوں نے آپ کی عزت و شہرت کو داغ دار کرنے کی بارہا کوششیں کیں اور آپ کی نورانی وجہ شخصیت پر کیچڑ اچھالنے سے باز نہیں آئے، آپ

کے مخالفین نے آپ کو نقصان پہنچانے کیلئے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں چھوڑا لیکن آپ ہمیشہ ثابت قدم رہے۔ حالات کے ہر جبر سے مقابلہ کیا اور کبھی حالات کی تنگی سے گھبرائے نہیں، نہ ہی اپنے مشن سے پیچھے ہٹے۔ استقامت کا پہاڑ بن کر ڈٹے رہے۔

آج دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کل تک پتھر برسائے والے آج دل و جان قربان کر رہے ہیں۔ راستے میں کانٹے بچھانے والے آپ کی راہوں میں دامن بچھا رہے ہیں۔ آپ کے کاموں میں روڑے اٹکانے والے آپ کے دست و بازو بن کر خون جگر دینے کا عزم لے کر تمام منصوبوں کی کامیابی کی جدوجہد میں آپ کے ساتھ مصروف عمل ہیں۔

جن کے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل کے مصداق جو جس قدر اعلیٰ مقام اور عظیم مرتبے کا حامل ہوتا ہے، اس کو اسی قدر ابتلاء و آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، علم نبوت کا حقیقی وارث وہی ہے جو اپنے آقا کی یاد میں دویر ابتلاء میں اپنے رب کے سامنے حرف شکایت نہ لائے۔ کامیابی اور کامرانی کی انتہاء کو چھونے والا یہ شخص آج بھی خرابی صحت کی اس حالت میں ہے کہ جس میں مریض 10 قدم نہیں چل سکتا۔ اس کے علاوہ کس قدر مشکلات ہوں گی، جس کا ہم ادراک نہیں رکھتے، وہ ہماری آنکھوں سے اوجھل ہیں، بہر حال غیبی طاقت کا کرشمہ ہے کہ اس کیفیت میں بھی آپ اتنا کام کر رہے ہیں۔ کسی نے کہا ہے:

گزر کردشت و صحرا سے یہاں گلزار آتے ہیں
درختوں پر پھول آنے سے پہلے خارا آتے ہیں

پیر صاحب نے اپنی زندگی میں اکابر علماء اور مشائخ کیساتھ مل کر اسلام اور پاکستان کے لئے جدوجہد کی میلادِ مصطفیٰ کانفرنس (رائے ونڈ) کنز الایمان کانفرنس (نشر پارک کراچی) یا دعوتِ اسلامی کا قیام ہوا جمعیت علماء پاکستان کا پلیٹ فارم یا جماعت اہلسنت کا پلیٹ فارم آپ نے بھرپور کردار ادا کیا۔ آپ نے جن بزرگانِ دین کیساتھ کام کیا ان میں غزالی زمان رازی دوراں سعید احمد شاہ کاظمی، شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی، ملتان کے بے تاج بادشاہ پیر حامد علی خان، جسٹس پیر کرم شاہ الازہری، علامہ محمود احمد رضوی، قائد اہل سنت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی، مجاہد ملت مولانا عبدالستار خان نیازی نمایاں شخصیات ہیں۔

آپ نے تعویذ، گندوں اور نیازوں پر بھی اتفاق نہیں کیا بلکہ سیاسی میدان میں بھی نظامِ مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ اور مقامِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ کیلئے عملی کردار ادا کیا۔ کشمیر کی آزادی کیلئے بھی آپ کی جدوجہد نمایاں ہے۔ آزاد کشمیر میں آپ نے تحریک نفاذِ نظامِ مصطفیٰ کا قیام عمل میں لا کر پورے آزاد کشمیر میں اسلامی بیداری کی لہر پیدا کی۔ تحریکِ نظامِ مصطفیٰ ﷺ کو وہ پذیرائی ملی جس کی مثال نہیں ملتی۔ پہلی مرتبہ پیر صاحب کی آواز پر لوگوں نے لبیک کہا اور اسلام کے عادلانہ نظام کی خاطر میدان میں آئے تحریک کی دن بدن بڑھتی ہوئی مقبولیت سے حکمران پریشان تھے۔

وقتی طور پر تحریک کا زور توڑنے کیلئے اُس وقت کے حکمرانوں نے نظامِ مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کا وعدہ قرآن پاک پر ہاتھ رکھ کر کیا اور محکم یقین دلایا کہ جلد اسلامی قانون کو ریاست کا مقدر بنادیا جائے گا۔ لیکن ہوا وہی جو سیاست دان اور حکمران علماء اور مشائخ سے کیا کرتے ہیں اسلامی قانون کے نفاذ کا وہ وعدہ آج تک وفا

نہ ہوا، ان حالات سے گزرنے کے بعد آپ نے حقیقی فکری انقلاب کی بنیاد ڈالی اور تعلیمی اور رفاہی کام کا آغاز کیا اور پہلا کام محی الدین اسلامی یونیورسٹی کا قیام تھا چونکہ انقلاب برپا کرنے کے لئے علم ضروری ہے اور ریاست کے اندر نظامِ مصطفیٰ کا انقلاب محض عوامی جلسے و جلوس سے ممکن نہ تھا آپ نے جس انقلاب کی بنیاد ڈالی اور جو فکری وہ یہی تھی کہ پہلے ایسا تعلیمی ماحول بنایا جائے اور افراد کی ایسی تربیت کی جائے کہ ملک کا نظم و نسق چلانے والے اپنے شعبوں میں جب دینی و روحانی ماحول میں تربیت و تعلیم حاصل کرنے والے پہنچیں گے تو وہ اسی فکر کے مطابق کام کریں گے مثلاً رشوت، سفارش، اقربا پروری اور بدعنوانی کا راستہ رک جائے گا۔

اسٹبلشمنٹ (Establishment) کی سوچ تبدیل کئے بغیر اسلامی نظام کا لانا مشکل ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے یہی فکر اپنا کر بادشاہ اکبر کے دین الہی کا وجود ختم کیا۔ حضرت مجدد الف ثانی نے تبلیغ کا آغاز بادشاہوں سے کیا اور ان کی اصلاح کی۔ جہانگیر اور اس کے وزراء اور حکومتی لوگوں میں اسلامی شعور بیدار کیا اور اکبر کے دین الہی کی خامیوں سے انہیں آگاہ کیا۔ جب حکمرانوں کی سوچ بدل گئی تو ہندوستان میں مجددی انقلاب آگیا اور آج تک اس دین کا بظاہر وجود نہیں ہے۔

حضرت پیر علاؤ الدین صدیقی نے امام ربانی کے حقیقی وارث ہونے کا عملی ثبوت پیش کیا۔ آج کے دور کے تقاضوں کے مطابق محی الدین اسلامی یونیورسٹی اور دیگر تعلیمی ادارے، نورثی وی چینل جیسے اداروں کی بنیاد رکھی یہ اسی انقلاب کی طرف پیش قدمی ہے۔ جس کی بنیاد ہندوستان میں امام ربانی نے ڈالی تھی۔

پہلی زیارت

ہمارے گاؤں ”بن جونہ“ تحصیل راولا کوٹ آزاد کشمیر میں زندہ گلے والا پیر سے منسوب ایک زیارت ہے، جہاں سالانہ عرس منعقد ہوتا تھا۔ میں اس وقت نویں جماعت کا طالب علم تھا۔ عرس کی تقریبات کے انتظامات میں اپنی مسجد کے امام صاحب کے ساتھ پیش پیش رہتا تھا۔ امام صاحب اور عرس کی انتظامی کمیٹی ہر سال جید علماء و مشائخ کو مدعو کرتی۔ مرد اور خواتین کی کثیر تعداد عرس میں شریک ہوتی۔

یہ 1984ء کی بات ہے، ہمیں بتایا گیا کہ اس سال بڑے پیر صاحب تشریف لائیں گے۔ ہمارے خیال و تصور میں وہ نقشہ بڑا حسین تھا اور بہت خوش تھے کہ کب وہ لمحہ آئے کہ ہم ان کی زیارت کریں، ہمارے ہاں بزرگوں سے بڑی محبت کی جاتی تھی، لوگ عقیدت و محبت کا ایسا اظہار کرتے تھے کہ کئی کئی دن اور رات بزرگوں کے ساتھ رہتے۔ علم اتنا عام نہیں تھا لیکن یقین کامل تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ بزرگان دین کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور ان کی صحبت سے اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ بزرگان دین بھی قریہ قریہ بستی بستی روحانی فیوض و برکات سے لوگوں کے دلوں کو منور کرتے۔

خیر وہ وقت قریب آیا کہ عرس کے دن دوپہر کے وقت اعلان ہوا کہ پیر صاحب تشریف لائے ہیں، قطار بنا کر ملاقات کیجئے۔ لوگوں کا ہجوم دونوں طرف قطار بنا کر کھڑا ہو گیا۔ پیر صاحب گاڑی سے اترے ہم نے سمجھا آسمان سے کوئی

فرشتہ اتر رہا ہے، اتنی وجاہت والا انسان جیسے آنکھ بھر کر دیکھنا مشکل تھا۔ ہر شخص آگے بڑھ کر دست بوسی کرتا۔ میں بھی دوڑ کر آگے بڑھا اور اس فرشتہ صفت نورانی انسان کے ہاتھوں کا بوسہ لیا۔

اجتماع گاہ پہنچے تو لوگوں نے اللہ ہو کا ذکر بلند آواز سے کیا۔ آسمان کو چھوتے اس پہاڑ کی چوٹی پر اللہ وحدہ لا شریک کی ذات کے ذکر نے عجب کیفیت پیدا کر دی۔ درختوں پر پرندوں کی بھرمار دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ لجن داؤدی میں پرندے بھی ہم آواز ذکر الہی کر رہے ہیں۔

پیر صاحب خطاب کیلئے کھڑے ہوئے تو تمام لوگ ادب سے کھڑے ہو گئے۔ اتنے میں ایک شخص اٹھا اور عقیدت سے پاؤں میں سر رکھ دیا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ سجدے کی حالت میں ہے۔ پیر صاحب نے اسے سر کے بالوں سے پکڑ کر اٹھایا اور اسے کہا کہ تعظیم کا یہ طریقہ صحیح نہیں ہے۔ پھر آپ نے اپنے خطاب میں لوگوں سے کہا کہ سجدہ صرف اللہ وحدہ لا شریک کیلئے ہے، مخلوق کے لئے حرام و شرک ہے۔

میں ایک اور پیر صاحب کا مرید تھا، میں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اس وقت اتنا شعور نہیں تھا جب میں علم دین کا طالب علم ہوا اور مطالعے کا ذوق بڑھا تو یہ بات اور پختہ ہو گئی کہ بزرگان دین کی تعظیم کا یہ انداز اسلام کے منافی ہے اور ایسا ہی شخص حقیقی پیر طریقت ہے، جو شریعت کا پاسدار اور نبی پاک ﷺ کا سچا پیروکار ہے۔

خطاب..... مبلغ اسلام علامہ پیر علاؤ الدین صدیقی مدظلہ العالی

*** سمینار مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد حسین، لاہور ***

میں اپنی ناقص گزارشات کو ترتیب دینے سے قبل عاشقان رسول ﷺ سے ملتے ہوں کہ ایک بار پھر نعمۃ صلوٰۃ والسلام بارگاہ سید الکونین ﷺ میں اس پیار سے پیش کریں کہ ساری محفل پر نور کی برسات شروع ہو جائے۔

الصلوة والسلام وعلیک یا رسول اللہ ﷺ

عالی مرتبت گرامی قدر محترم المقام جناب میاں محمد نواز شریف اور تمام اہل سنت وابتگان دامن نبوت چند لمحے میں معزز شخصیات اور آپ کے درمیان حائل کروں گا۔ میں اس میدان کا آدمی نہیں ہوں، یہاں دانش ور، اہل قلم، اہل دل، اہل نظر اور اہل فکر، علماء، صوفیاء، مقتدر سیاستدان اور حضور ﷺ کی نسبت پاک رکھنے والے دین کی اہمیت کو اپنے اندر الجھا کر رکھنے والے تمام پاکیزہ ذہن اور سنجیدہ فکر اصحاب، احباب گرامی سارے خوبصورت اجتماع کے دائیں بائیں جدھر نظر اٹھتی ہے، ایک خاص جماعت اچھی خاصی تعداد میں موجود ہے۔ ہر فرد چمکتا نظر آتا ہے، وہ فرش پر ہو، اس دارالعلوم کی خوبصورت عمارت میں ہو، اہل ایمان کے یہ چمکتے چہرے بتاتے ہیں کہ ہر چہرہ اپنی منزل دیکھ کر خوشی میں چمکتا نظر آتا ہے۔

حضرات گرامی! رب العالمین کا یہ ارشاد ہے کہ تم میرے اور میرے محبوب ﷺ کے بنے رہو، تمہاری بلندی اور سرفرازی کی ضمانت دیتا ہوں، اگر میرے اور میرے محبوب ﷺ کے رہو گے، ایک ہاتھ میں قرآن ہوگا اور دوسرے ہاتھ میں سیرت رسول ﷺ کا چراغ ہوگا۔ دل میں عشق رسول ﷺ ہوگا سر اور روح میں میرے

سیدی کی جلوہ آرائی ہوگی تو میں ضمانت دیتا ہوں کہ میں اگر بدر میں فرشتے بھیج سکتا ہوں تو بدر سے لے کر ساری دنیا کے تمام مراحل سے لے کر آپ کی قبر تک اپنی رحمت کے فرشتے بھیجتا رہوں گا۔

حضرات گرامی! اللہ سچا اللہ کے محبوب ﷺ سچے اللہ کا دستور سچا نثر پاک کا منشور کے جالین سچے انقلاب تو آتے ہی ہیں۔ ہماری اس محفل میں ایک چلتا پھرتا پاکستان موجود ہے وہ جان محفل اور شان محفل ہے وہ ایسی شخصیت ہے جو پاکستان سے ہٹ کر تمام اسلامی ممالک انہیں اپنی آنکھوں کا نور سمجھتے ہیں اور پاکستانی ان کو دلوں کا ستون اور پاکستانی سرحدوں کا محافظ ایک زبردست ناقابل تسخیر سپاہی سمجھتے ہیں لوگ انہیں میاں نواز شریف کہتے ہیں اور ان کے دست راست کو شہباز شریف کہتے ہیں، یہ محمدی بارگاہ کے نوازے ہوئے بشر ہیں۔ یہ دونوں دامن رسول ﷺ سے وابستہ رہیں گے، ساری قوم ان کے ساتھ فخر سے چلتی رہے گی اور احترام سے جھکتی رہے گی اور وہ وقت دور نہیں جب حق کا سورج طلوع ہوگا اور گرامی کے بادل چھٹیں گے۔

میں چند لمحے آپ کے لینا چاہوں گا، ناموں کا وقت آ رہا ہے اور جن کے نام سے اور جن کے کام سے اور جن کے مقاصد سے نعرے سجتے ہیں وہ ابھی آنے والے ہیں۔ گدڑی پوش لوگ تنہائیوں میں رہنے والے، سیاست سے نابلد علم نور کا جو قطرہ میسر آیا، اسی کو سہارائے زندگی بنا کر چند سیکنڈوں کی سوغات میں زندگی گزارنے والے انسان حالات کے نشیب و فراز سے واقف نہیں ہوتے۔ میں ایک بات کہہ دوں۔ آپ کا دل اگر صحیح دل رہا تو میں اس کی مثال اس کلی سے دیتا ہوں کہ بانیسم کے جھونکے سحری کے وقت جب چلتے ہیں تو جس جس کلی میں پھول پڑنے کی صلاحیت

ہوتی ہے وہ بادشہ کا جھونکا اسے پھول بانٹ کر گزر جاتا ہے۔ اسے ایمان والو اپنے پہلو کے اندر رکھے ہوئے دل کو صحیح دل بناؤ تا کہ سحری کے وقت بارگاہ مصطفیٰ ﷺ سے جب نبوت کی بادشہ چلے تو جس جس دل میں حب مصطفیٰ ﷺ غالب اور ذکر اللہ کی لذت پہرے دار ہوگی اس دل کو وہ بادشہ نوت عرش اللہ بنا کے گزر جائے گی..... ان کہ ہم مؤمنین..... آپ کی غیرت کی آزمائش کا وقت آگیا ہے دین کے تحفظ کا وقت آگیا ہے مسلمان کو پھر سے مسلمان ثابت کرنے کا وقت آگیا ہے گلی کوچوں سے لے کر شہروں بازاروں سے کوہساروں، آبشاروں سے لے کر دشت و دمن کوہ چمن سے لے کر تخت دار سے قرآن کی آیات تک ایمان والو! میں آپ سے پھر عرض کرتا ہوں جہاں حق و صداقت ہو وہاں نہ سیاست ہے نہ مصلحت نہ قرابت داری ہے اگر کوئی ہے مصلحت سیاست اور نسبت تو وہ کملی والے کی نسبت دین و قرآن کی نسبت ہے وہ توحید باری کے جنون کی نسبت ہے۔

میں آپ کو کہتا ہوں ایک ہاتھ میں توحید حق کا پرچم اٹھاؤ دوسرے میں عظمت رسول ﷺ کا پرچم اٹھاؤ اور سینے پر قرآن سجاؤ اور یہ ثابت کرو کہ جو ملک دین کے لئے لیا گیا تھا وہاں دین دار ہی حاکم ہوگا وہاں دین دار ہی پہرے دار ہوگا۔ فوج سے لے کر پولیس، عدلیہ، انتظامیہ سے لے کر جہاں قرآنی دستور و منشور ہوگا وہیں مسلمان جھک کر چلا جائے گا اور جہاں قرآن اور انصاف کے اصولوں کی دھجیاں بکھیری جائیں وہاں مومن اپنے کردار کا اور اپنے ایمان کے جذبات کا اس انداز سے مظاہرہ کرتے ہیں کہ عرش کے فرشتے گزر کر کہیں کہ قرآن پر قربان ہونے والو تمہیں شاباش ہے۔

معزز ناظرین پورے پنڈال اور اسٹیج پر براجمان اہل ایمان اور اہل فکر

لوگ میری ایک گزارش پر توجہ رکھیں کہ اللہ کی رسی مضبوطی سے پکڑیں ہر نا اتفاقی کے مقابلے کے لئے سینے پر قرآن سجا کر میدان میں آئیں۔ دوسری بات بہت خوبصورت عرض کرنے لگا ہوں یہ فیصلے آپ کے لاہور اور اسلام آباد میں نہیں ہوتے یہ آپ کی سچ اور جھوٹ ملانے والی عدالتیں مکچر منجور مرکب بنا کر بعض جگہ انصاف یعنی نا انصافی ان کا احترام اپنی جگہ کرنے کے باوجود ایک بات کہنا چاہوں گا، فیصلہ تمہارا کیا فیصلہ ہے، فیصلہ تو بارگاہ نبوت میں ہوتا ہے، ابھی آپ کے فیصلے ہونے باقی ہیں، یہ صرف آپ کی غیرت آزمانے کے لئے جھوٹے موٹے پلندے تیار ہوئے ہیں مومن مروت نہیں گیا یہ قرآن کا محافظ، دین کا جھنڈا لہرانے والا کہیں بزدل تو نہیں ہو گیا اپنے قائد و رہبر سپہ سالار کو میدان میں تنہا تو نہ چھوڑ دو گے۔

اب میں براہ راست مخاطب ہو رہا ہوں، اگر میاں محمد نواز شریف اور شہباز شریف صاحب میرا ان سے اتنا ہی تعارف ہے جتنا آپ کا لیکن میں سمجھتا ہوں یہ سیاست اگر اپنے لئے کرتے ہیں یا کرسی کے لئے لڑتے ہیں تو ان کا ساتھ چھوڑ دو کوئی ثواب نہیں ہے اگر یہ اللہ اور اس کے قانون اللہ کی دی ہوئی مملکت میں نافذ کرنے اور مومن کی عظمت کو برقرار رکھنے کے لئے سیاست کرتے ہیں تو ان سے پہلے کفن سلا کر میدان میں آؤ میرا خیال ہے نفسانی جنگ کرنے والا میدان میں جلد رسوا ہوتا ہے اور شکست اس کا مقدر ہونی ہے اور قوم، وطن، اور توحید و رسالت کے دستور و منشور کے لئے لڑنے والا ہمیشہ کامیاب اور با عزت ہوتا ہے۔ بہت جلد اسے فتح و نصرت نوید سنائی دیتی ہے میں نہیں کہتا امیروں کو ٹخنوں میں زنجیر ڈال کر نیچے لاؤ اس جنگ میں پریشانی ہو سکتی ہے امیر کو نیچے کھینچ کر لاؤ نہ لاؤ

مگر غریب کو اوپر سے نیچے لے جانے کے بجائے غریبوں کو اوپر لے جاؤ۔

اٹھو میری دنیا کے غریبوں کو جگا دو
کاخ امراء کے در و دیوار ہلا دو
جس کھیت سے دہقان کو میسر نہ ہو روزی
اس کھیت کے ہر خوشہ گندم کو جلا دو

اگر یہی جذبہ ہے اور یقیناً ہے اپنے لئے لڑتے ہیں یہ عزت و احترام
مردوں۔ عورتوں۔ مزدوروں۔ تاجروں حاکموں۔ محکوموں شعبہ ہائے زندگی کے افراد
کی زبانیں اور دل آپ کے ساتھ نہ دھڑکتے ہیں۔

یہ صحافی جن کا خوبصورت قلم حرکت میں رہتا ہے لیکن دل وجدانی کیفیت
میں ہوتا ہے قلم لکھنے لگتا ہے تو زبان بند کر دیتے ہیں۔ جنگی ترجمانی کر رہے ہوتے ہیں
ہچکچاہٹ اس لئے محسوس کرتے ہیں ظلم کی تلوار سر پر لٹکتی رہتی ہے خنجر آب دال چمک
رہی ہو تو پھر بڑی احتیاط سے قلم چلتا ہے لیکن عوام نہ صحافی ہے نہ مولوی ہیں۔ پھر حق کی
آواز اٹھانے والے کا ساتھ دینے کے لئے کونسا امر مانع ہے۔

لانگ مارچ طویل سفر ہے اگر صرف بھر کر لاہور کھڑا ہو جائے اور پورا
پنجاب سویا رہے، لانگ مارچ کی ضرورت ہی نہیں رہے گی فیصلہ پہلے ہی
ہو جائے گا پاکستان بچانا صرف نواز شریف کا کام نہیں یا انصاف، عدل، دیانت،
صرف وکیل ہی نہیں چاہتے ساری قوم کا مطالبہ ہے صحافی سے لے کر عام زندگی
کے ہر فرد کو ساتھ دینا چاہئے ہر شخص پاکستان کے بچانے کے لئے وکیل ہے۔

نواز شریف کی رفتار و کردار اور لباس پاکستان ہے آپ کی غیرت کی
آزمائش ہے خدا آپ کو سلامت رکھے میں ایک مرتبہ پھر کہتا ہوں کہ فیصلے کہیں اور

ہوتے ہیں اور بہت خوبصورت فیصلہ ہو چکا ہے کبھی موقع ملا تو میاں صاحب کو
بتا دوں گا فیصلہ کیا ہوا۔

قبلہ پیر صاحب کی تقریر آپ نے ملاحظہ فرمائی، پیر صاحب کے خطاب
دل پذیر میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دوران تقریر آپ کے قلب پر اللہ کی طرف سے
القا ہو رہا ہے۔ آپ اطمینان اور اعتماد کیساتھ میاں نواز شریف اور عوام الناس کو
یقین دلاتے ہیں کہ آپ کے امتحان کے نتائج کا اعلان ہو چکا ہے آپ کی جدوجہد
کا میاب ہو چکی ہے۔ آپ نے لانگ مارچ کے حوالے سے کہا کہ اگر لاہور پھر
کے باہر آجائے تو لانگ مارچ کی ضرورت ہی نہیں قارئین آپ نے اپنی آنکھوں
سے دیکھا کہ لاہور اچانک اند کر باہر آیا اور لانگ مارچ اپنے مقام پر پہنچنے سے
پہلے ہی ججز بحالی کا اعلان ہو گیا۔ یہ آپ کی کرامت اور اعلیٰ بصیرت کی دلیل ہے۔
(۲) آپ نے پورے یقین کے ساتھ کہا کہ کسی وقت موقع ملا تو میاں صاحب کو
بتاؤں گا کہ فیصلہ کیا ہوا دنیا نے دیکھا ایسا فیصلہ ہوا جس کی نظیر نہیں ملتی ظلم و جبر، دھونس،
دھمکی اور تکبر کو اس فیصلے نے پاؤں لے دوں دیا۔

(۳) آپ نے ابتداء میں فرمایا کہ رب العالمین کا قانون اور اصول ہے جو بندہ
ذاتی اغراض و مقاصد کو ترک کر کے حق و سچ کی خاطر میدان میں آتا ہے، اس کی اللہ
تعالیٰ غیب سے مدد فرماتا ہے، میاں نواز شریف صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ.....
میرا اس میں کوئی ذاتی ایجنڈا نہیں ہے، میرا ان لوگوں کو انجام تک پہنچانا مقصود ہے جو
پاکستان کے وقار کو مجروح کر رہے ہیں۔

عرس کا روح پرور منظر

حضرت خواجہ غلام محی الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے برادر اصغر پیر ثانی مرحوم کا عرس ہر سال جون میں دربار عالیہ نیریاں شریف ترائو کھل آزاد کشمیر میں شیخ طریقت حضرت پیر علاؤ الدین صدیقی کی صدارت اور جمیع صاحبزادگان کی نگرانی میں بڑے ادب و احترام سے منعقد ہوتا ہے۔ اس موقع پر ملک کے کونے کونے اور دنیا کے کئی ممالک سے عقیدت مندوں کا ایک سیلاب ہوتا ہے جو کہ نیریاں شریف میں جمع ہوتا ہے، بالخصوص تیسرے دن عوام الناس کی شرکت دیدنی ہوتی ہے۔ آزاد کشمیر بالخصوص ضلع راولا کوٹ اور سدھوتی پلندری میں چھٹی نہ ہونے کے باوجود سرکاری اور نجی اداروں میں عام تعطیل کی کیفیت ہوتی ہے، مقامی عوام عرس میں شرکت کو یقینی بنانے کیلئے تمام تقریبات منسوخ کر دیتے ہیں۔

اجتماع گاہ اور پہاڑی پر تاحہ نگاہ انسانوں کے سر ہی ہر نظر آتے ہیں اور یہ تعداد لاکھوں میں ہوتی ہے، ٹریفک کو کنٹرول کرنے کیلئے ضلعی پولیس اور سنی فورس کے نو جوان مستعد رہتے ہیں۔ عرس میں کسی قسم کی غیر شرعی رسم نہیں ہوتی۔ ڈھول دھمال، ناچ گانے یا ایسی کسی چیز کی خرید و فروخت ممنوع ہوتی ہے جو اس کے متعلق ہو۔ پابندی نماز، غیر اخلاقی اور غیر شرعی حرکتوں سے بچنے کی بار بار اسٹیج سے ہدایت دی جاتی ہے، صرف ذکر الہی نعت رسول مقبول، سیرت رسول ﷺ کے حوالے سے بیانات ہوتے ہیں۔ مقامی اور غیر مقامی علماء و مشائخ کی بڑی تعداد کے بیانات پورے دن جاری رہتے ہیں۔ آخری نشست تیسرے دن ظہر کی نماز کے بعد ہوتی ہے، جس میں وہاں موجود شرکاء اور گھروں میں عورتیں بچے بوڑھے (جو شریک نہیں

ہو سکتے) بڑے انہماک کے ساتھ متوجہ رہتے ہیں۔ لاکھوں کے اجتماع میں اس قدر خاموشی ہوتی ہے، جیسے یہاں شہر خاموشاں ہے، زبانیں ان کی خاموشی لیکن دل بیدار رہتے ہیں۔

درختوں پر لوگ اس طرح بیٹھے ہوتے ہیں جس طرح پرندے بیٹھے ہیں۔ آخری نشست میں آزاد کشمیر اور پاکستان حکومت کے وزراء، سیاستدان، علماء و مشائخ اور صاحبزادگان بھی خطابات فرماتے ہیں۔ اصل خطاب اور دعا شیخ طریقت پیر علاؤ الدین صدیقی زیب سجادہ کا ہوتا ہے۔ بڑے بڑے رؤساء، وزراء اور نامی گرامی شخصیات، پیر صاحب کا بیان سننے اور دعا میں شرکت کیلئے اجتماع گاہ میں موجود ہوتے ہیں اور کسی قسم کے پروٹوکول کا لحاظ نہیں ہوتا۔ عوام کے ہجوم میں کئی مرتبہ ریاست کے صدر، وزیراعظم اور دیگر نامور شخصیات کو پھنسے ہوئے دیکھا گیا ہے اور آگے جانے کا راستہ تلاش کرتے ہوئے اس منظر کو دیکھ کر تاریخ ہندوستان کے مغلیہ بادشاہوں کی یادیں تازہ ہوتی ہیں۔ شہنشاہ اورنگ زیب کے بیٹے معظّم شاہ ایک مرتبہ حضرت مجدد الف ثانی کے پوتے پیر سراج الدین مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں عقیدت مندوں میں اس قدر پھنس گئے کہ ان کی پگڑی سر سے گر گئی لیکن وہ قطار میں کھڑے اپنے شیخ کی دست بوسی کے منتظر رہے اور لوگوں نے پگڑی اٹھا کر حضرت کے سر پر رکھی۔

سلسلہ عالیہ مجددیہ کے اس دربار میں مجدد الف ثانی کے دربار کی یاد تازہ ہوتی ہے جہاں ہر شخص دامن طلب لے کر حاضر ہوتا ہے۔ راقم السطور کو عرصے بعد دربار عالیہ میں کراچی سے حاضری کا موقع ملا شدید تھکاوٹ اور نیند کے غلبے کی وجہ سے ایک پتھر سے ٹیک لگا کر میں آرام کرنے لگا۔ یہ عرس کا تیسرا دن تھا۔

تعارف: محی الدین اسلامی یونیورسٹی

محی الدین اسلامی یونیورسٹی نیریاں شریف 1998 میں قائم کی گئی یہ آزاد کشمیر ضلع سدھوتی کے علاقے نیریاں شریف ٹرانزیکل میں واقع ہے۔ یونیورسٹی باقاعدہ ہائر ایجوکیشن کمیشن سے منظور شدہ ہے۔

محی الدین یونیورسٹی اپنی طرز تعمیر کے اعتبار سے دیدہ زیب اور محل وقوع کے اعتبار سے انتہائی خوبصورت مقام ہے اس یونیورسٹی کے بانی اور چانسلر عظیم روحانی اور سماجی شخصیت، نابغہ روزگار قبلہ عالم حضرت پیر علاؤ الدین صدیقی ہیں جنہوں نے وقت کے تقاضوں کو سمجھا اور محسوس کیا کہ موجودہ نظام تعلیم ہماری نوجوان نسل کو دن بدن دین اسلام سے دور کر رہا ہے بلکہ بقول اکبر الہ آبادی:

یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا

افسوس کہ فرعون کو کالج نہ بنانے کی سوجھی

اور یہ کہ:

پسر میں ہو پیدا کیونکر بوئے خوش اطوار کی

دودھ ہے ڈبے کا اور تعلیم ہے سرکار کی

اس بات کا دراک کرتے ہوئے قبلہ حضرت صاحب نے یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا تاکہ نوجوانوں کو لادین بنانے کے بجائے دین اسلام سے محبت اور رسول اکرم ﷺ کی محبت کا چراغ ان کے سینوں میں فروزاں کیا جائے۔ اسی لئے یونیورسٹی کے تمام شعبہ جات میں تفسیر، حدیث سیرت، تصوف اور فقہ کو قدرتی و سماجی مضامین کے طور پر پڑھایا جاتا ہے۔

کچھ دیر بعد اچانک میری آنکھ اس طرح کھلی جیسے کسی نے مجھے بیدار کیا کہ پیر صاحب کا خطاب شروع ہو رہا ہے، آنکھ کھلتے ہی دیکھتا ہوں کہ لاکھوں عوام اللہ ہو کی صدائے توحید بلند کر رہے ہیں۔ پیر صاحب نے خطاب شروع کیا تو دور دور تک پھیلا ہجوم سمٹ گیا۔ لاکھوں کی دنیا میں شہر خوشاں کی طرح خاموشی طاری ہو گئی۔ نگاہ و دل اپنے شیخ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ دوران خطاب مجھ پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ آنکھوں سے مسلسل آنسو جاری رہے جو تھمنے اور رکنے کا نام نہ لیں۔

پیر صاحب نے خطاب کے بعد دعا کیلئے ہاتھ بلند کئے تو پورے آسمان پر گردش کرنے والے بادلوں کے پہاڑ برسنے کی تیاری کرنے لگے۔ ایک دم سے ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگیں۔ پیر صاحب نے دور دراز سے چل کر آنے والوں کیلئے رب کے حضور دعا کے بعد لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا، عشق الہی اور محبت مصطفیٰ ﷺ کی سوغات کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے جاؤ میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ میں نے سینکڑوں لوگوں کو دیکھا کہ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہے تھے، ایسا محسوس ہوا کہ عقیدت مندوں پر یہ جدائی بے حد گراں گزر رہی ہے۔

عرس کی قبولیت اور مقبول عام ہونے کی ایک بڑی علامت یہ ہے کہ دعائے خصوصی کے بعد بارش ہوتی ہے، اس دن صبح خصوصی دعا سے قبل بارش کا سلسلہ شروع ہوتے ہی لوگ بکھر نے لگے تو اس دوران ایک عالم دین خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے بڑے اعتماد کے ساتھ عوام سے کہا کہ اس وقت تک بارش نہیں ہوگی، جب تک پیر صاحب دعا نہ کر لیں۔ آپ تمام حضرات اطمینان سے بیٹھے رہیں۔ واقعی بارش رک گئی۔ پیر صاحب کی دعا کے بعد بارش شروع ہو گئی۔

بلغ اسلام علامہ پیر علاء الدین صدیقی کی خدمات

کا مختصر جائزہ

تحریر: صاحبزادہ علامہ سلطان العارفین الازہری

ترجمہ و تلخیص: علامہ پروفیسر محمد عبداللہ نورانی

پیدائش:

علامہ پیر علاء الدین صدیقی مدظلہ العالی 1938ء رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں نیریاں شریف آزاد کشمیر میں ایک علمی اور روحانی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم علم و عرفان اور روحانیت کے اسی گھرانے میں حاصل کی۔

آپ کے اساتذہ:

ابتدائی تعلیم کے بعد آپ نے مملکت خداداد پاکستان کے مختلف مدارس میں جلیل القدر اساتذہ سے علوم دینیہ کی تحصیل فرمائی۔ آپ کے اساتذہ میں حسب ذیل جلیل القدر اساطین علم شامل ہیں۔

(1) محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(2) شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی علیہ الرحمہ

(3) استاذ الاساتذہ مفتی محمد حسین نعیمی علیہ الرحمہ

خرقہ خلافت و اجازت:

گوکہ آپ خاندانی اعتبار سے ہی ایک علمی اور روحانی خاندان کے چشم و

یونیورسٹی میں جو شعبہ جات کا کام رہے ہیں ان میں مینجمنٹ سائنسز، کمپیوٹر سائنس، قانون، فزیکل ایجوکیشن، لائبریری سائنس ایجوکیشن، بی۔ ایڈ، ایم۔ ایڈ، ایم۔ اے اسلامیات، ایم۔ اے اکنامکس، ایم۔ اے انگلش قابل ذکر ہیں، اس وقت یونیورسٹی میں تقریباً چالیس 40 پروفیسر، لیکچررز جن میں پی۔ ایچ۔ ڈی ڈاکٹر بھی شامل ہیں، اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

اس یونیورسٹی کا امتیازیہ ہے کہ ایک شعبہ ”اصول الدین“ کے نام سے قائم ہے، جس میں طلباء کو مکمل طور پر درس نظامی اور عصری تعلیم دی جاتی ہے اس شعبہ کے چیئرمین قبلہ حضرت صاحب کے نور نظر صاحبزادہ سلطان العارفین صاحب صدیقی الازہری ہیں جو کہ بھیرہ شریف اور جامعہ الازہرہ مصر کے فیض یافتہ ہیں۔

اس شعبہ میں آٹھ (8) نہایت مہنتی اور قابل اساتذہ کرام ہیں قبلہ عالم، عارف رموز طریقت جناب پیر علاء الدین صدیقی صاحب کی خصوصی توجہات اور دلچسپی سے شعبہ کامیابی کی منازل طے کر رہا ہے۔

مفتی محمد وسیم شوکت

صدر مدرس محی الدین اسلامی یونیورسٹی، نیریاں شریف

محمد جہانگیر صدیقی صاحب کو پیر صاحب کا انٹرویو کرنے اور یہ کتاب مرتب کرنے پر مبارک باد قبول ہو۔

مولانا شوکت نقشبندی

ڈائریکٹر الجزیہ پرائیویٹ لمیٹڈ کراچی

03332314552

چراغ تھے اور آپ کے والد ماجد کامل بزرگ اور شریعت و طریقت کے جامع تھے اور وہ آپ کی روحانی تربیت فرماتے رہتے تھے۔ آپ نے جلیل القدر علماء کے پاس علوم دینیہ کی تکمیل فرمائی تو آپ کے والد ماجد نے آپ کو خرقہ خلافت سے نوازا اور آپ کو بیعت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

مبلغ اسلام:

آپ نے اپنے والد ماجد سے خرقہ خلافت اور سند اجازت حاصل کرنے کے بعد اپنے آپ کو دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے وقف کر دیا اور بستی بستی مگر مگر نہ صرف اندرونی ملک بلکہ بیرونی ملک اور عالمی سطح پر بھی آپ تبلیغ و ارشاد کے فرائض سرانجام دینے لگے اس دوران بے شمار افراد نے آپ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا اور ہزاروں فق و فوجو سے تابع ہو کر راہ حق پر گامزن ہوئے۔

دینی و تعلیمی خدمات:

آپ کی خدمات متنوع اور ہمہ جہت ہیں۔ تعلیم ہی قوموں کی تعمیر و ترقی میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ عصر حاضر میں ایسے علماء اور اسکالرز کی ضرورت تھی جو دینی علوم کے ساتھ ساتھ عصری علوم پھر بھی عبور رکھتے ہوں۔ علامہ پیر علاؤ الدین صدیقی مدظلہ العالی نے نیریاں شریف آزاد کشمیر میں جامعہ محی الدین اسلامیہ العالمیہ (محی الدین انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی) کی بنیاد رکھ کر اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کی راہ فراہم کی۔ اس یونیورسٹی کی اندرونی و بیرونی ملک میں کئی برانچز بھی دینی علوم اور ماڈرن ٹیکنیکس کی تعلیم و تدریس میں مشغول و مصروف ہیں۔ علاوہ ازیں آپ نے دنیا بھر میں کئی مدارس و مساجد بھی قائم فرمائیں۔

طبی شعبہ میں خدمات:

صحت و تندرستی میں ہی انسانی زندگی کی بقاء مضمر ہے۔ محاورہ ہے کہ عقل سلیم، جسم سلیم (تندرستی و توانا) میں ہی ہوتی ہے۔ آزاد کشمیر میں حکومتی سطح پر کوئی میڈیکل کالج تھا نہ نجی اور ذاتی سطح تھا پر علامہ پیر علاؤ الدین صدیقی مدظلہ العالی نے میرپور آزاد کشمیر کی سرزمین پر محی الدین اسلامک میڈیکل کالج کی تعمیر فرمائی۔ محی الدین اسلامک میڈیکل کالج کو اس کی خدمات کی بناء پر حکومت پاکستان کی جانب سے "تمغہ امتیاز" بھی حاصل ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اب میڈیا کی جنگ کا زمانہ ہے۔

علامہ پیر علاؤ الدین صدیقی مدظلہ العالی نے اس میدان کو بھی خالی نہیں چھوڑا۔ آپ نے "النورثی وی چینل" قائم فرمایا جس کا ہیڈ کوارٹر بزرگ منگھم لندن میں ہے۔ اس چینل کو دنیا کے ایک سو ستر (170) ممالک میں بغیر کسی رکاوٹ کے دیکھا جا رہا ہے۔ اس کی نشریات، عربی، اردو، انگلش، پشتو اور ہندی پر مشتمل ہوتی ہیں، جن میں دروس قرآن، دروس حدیث، دروس فقہ اور بالخصوص علامہ علاؤ الدین صدیقی کے خطابات اور دروس مثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ علامہ پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب مدظلہ العالی کو صحت و تندرستی کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور خیر و صلاح کے ان تمام کاموں میں ہمیں ان کا دست و بازو بننے کی سعادت عطا فرمائے۔

(آمین بجاہ طیبین)

بہارِ علم و عرفان

دلیل صبح تاباں ہیں علاؤ الدین صدیقی

بہارِ علم و عرفان ہیں علاؤ الدین صدیقی

اِذَا رَأَوْا ذِكْرَ اللَّهِ كِي هُنَّ وَاضِحَ عِلَامَتٍ

محبت کا تو عنوان ہیں علاؤ الدین صدیقی

عمر ساری کٹی ذکرِ خدا کے غلغلوں میں ہے

سکون روح جاناں ہیں علاؤ الدین صدیقی

خدا نے مرتبہ انہیں ہے بخشا کچھ بہت اونچا

مشائخ میں درخشان ہیں علاؤ الدین صدیقی

میری نظروں نے ان جیسا کبھی کوئی نہیں دیکھا

جمالِ نورِ یزواں ہیں علاؤ الدین صدیقی

(شاعر: پروفیسر سید مقصود حسین راہی)

وزیرِ اعظم آزاد کشمیر کے نام.....!

وزیرِ اعظم آزاد کشمیر سردار محمد یعقوب خان کچھ عرصہ قبل تین روزہ دورے پر کراچی تشریف لائے۔ کراچی میں مقیم کشمیری عوام نے ان کا فقید المثال استقبال کیا جو اس سے قبل کسی بھی کشمیری لیڈر کا نہیں ہوا۔ سینکڑوں گاڑیوں، موٹر سائیکلوں، وغیرہ پر مشتمل بہت بڑا جلوس ایئر پورٹ پہنچا ایئر پورٹ پر وزیرِ اعظم کا عوام کے جم غفیر سے ٹکنا اتنا دشوار ہوا ایک گھنٹہ تک ایئر پورٹ سے باہر نہ آ سکے۔ کشمیر سے تعلق رکھنے والے تقریباً سیاسی جماعتیں اور سماجی تنظیمیں موجود تھیں۔ ہر ایک نے محسوس کیا کہ پہلی مرتبہ ایک عوامی وزیرِ اعظم آیا ہے۔ جو کشمیری عوام کا محبوب قائد ہے۔ ایئر پورٹ سے مزار قائد پر حاضری دی۔ اس کے بعد قائد ملت اسلامیہ علامہ شاہ احمد نورانی اور مشہور صوفی بزرگ عبداللہ شاہ غازی کے مزار پر حاضری کے بعد عوام کے تاریخ ساز اجتماع سے خطاب کیا اور قصر ناز ریٹ ہاؤس میں عوام کے مختلف طبقہ فکر کے وفد سے ملاقاتوں سے لے کر حکومتی تجارتی اور سیاسی تنظیموں کے اہل تہا لیبے وغیرہ تمام کے تمام پروگرام مثالی اور تاریخی تھے۔

یہ تمام تفصیلات ماہنامہ ”افتق“ کراچی جون 2009 میں موجود ہے۔ یہاں ہم وزیرِ اعظم صاحب کی خدمت میں ایک عرض کرنے کے ساتھ توجہ بھی دلاتے ہیں کہ کراچی میں اہل سنت و جماعت کے کثیر تعداد میں علماء اور طلباء پر مشتمل جمعیت علماء جموں و کشمیر کے نام سے کام کر رہے ہیں۔ ایک عرصہ سے کشمیر کی آزادی کے حوالے سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ جمعیت علماء جموں و کشمیر کراچی نے مولانا محمد

جہانگیر خان صدیقی جو وزیر اعظم کے پرانے ہمدرد اور حلقہ نمبر 3 راولا کوٹ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کی دعوت پر پورے کراچی کا دورہ کر کے استقبال کی تیاریوں میں اہم کردار ادا کیا اور وزیر اعظم کے استقبال کے لئے سیاسی و سماجی تنظیموں کے ساتھ بھرپور شرکت کی۔ علماء و طلباء اور عوام کی بہت بڑی تعداد نے بینرز لپے کارڈ جھنڈوں کے ساتھ کئی گاڑیوں اور موٹر سائیکل لے کر وزیر اعظم کا استقبال کیا اور جید علماء اور مشائخ دانشوروں کے ایک وفد نے وزیر اعظم سے قصر ناز میں ملاقات بھی کی اور استقبالیے کا اہتمام بھی کیا جو وزیر اعظم کی مصروفیات کی وجہ سے نہ ہوسکا وزیر اعظم بننے پر علماء میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی وزیر اعظم از خود ان لوگوں سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اس تمام تر کوشش کے باوجود افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وزارت اطلاعات آزاد حکومت کی جانب سے اخبارات کو اظہار تشکر کا جواشتہار جاری کیا اس میں جمعیت علماء جموں و کشمیر کراچی کو نظر انداز کر دیا گیا جس کی ہم مذمت کرتے ہیں اور وزیر اعظم صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہیں کہ ایک مخصوص گروہ جس نے ان کے نزدیک گھیرا تنگ کیا ہوا ہے۔ اپنے مفادات کی خاطر وہ وزیر اعظم کی عوامی ہمدردی میں کمی کرنے میں کوشاں ہے۔ وزیر اعظم کی نیک نامی کی بجائے بدنامی کا باعث بن رہا ہے۔ اور مسلسل عوامی مقبولیت کو کم کر رہا ہے۔ دوسری افسوسناک بات یہ ہے کہ جن لوگوں نے اپنے مسائل کے حل کے لئے وزیر اعظم کو فائلیں پیش کیں ان کی ٹیم یہ فائلیں اور درخواستیں قصر ناز کی کچرا کنڈی میں ڈال گئے۔ اس سے عوام میں اور اشتعال پایا جاتا ہے۔ وزیر اعظم کے نزدیک جو لوگ ہیں ان سے ہماری گزارش ہے تنگ نظری کو دور کر دیں اور وسعت قلبی کا مظاہرہ کریں۔

(رپورٹ: قاری محمد زمان چشتی، جامعہ نعیمیہ، کراچی)

کشمیر..... ایک نظر میں

- ☆ کشمیر کا روحانی فاتح امیر کبیر سید علی ہمدانی کا کہا جاتا ہے۔
- ☆ سید علی ہمدانی ۱۳۷۲ء میں پہلی بار کشمیر تشریف لائے۔
- ☆ ریاست جموں و کشمیر اقوام متحدہ کے ۹۲ ممبر ممالک سے بلحاظ رقبہ بڑی ریاست ہے۔
- ☆ کشمیر کا قومی شاعر غلام احمد مجبور کا کہا جاتا ہے۔
- ☆ ریاست جموں و کشمیر کی پہلی دستور ساز اسمبلی ۱۹۳۲ء میں بنی۔
- ☆ کشمیر کی سب سے قیمتی فصل زعفران ہے۔
- ☆ سید جمال الدین علانی، سید علی ہمدانی کے ہمراہ وادی کشمیر میں تبلیغ اسلام کیلئے تشریف لائے۔
- ☆ جموں و کشمیر میں ہر سال ۱۰ لاکھ سیاح آتے ہیں۔
- ☆ مقبوضہ کشمیر میں پھلوں کی سالانہ پیداوار اڑھ لاکھ میٹرک ٹن ہے۔
- ☆ نانگا پربت کو کشمیر کا خونی پہاڑ کہا جاتا ہے۔
- ☆ بلتستان کا پورا نام بلور تھا۔
- ☆ علامہ اقبال جون ۱۹۲۱ء میں کشمیر گئے۔
- ☆ بلتستان میں پہلی مسجد سید علی ہمدانی نے ۸۳۷ء میں بنائی۔
- ☆ میرپور کوایشیاء کا برہمنگھم کہا جاتا ہے۔
- ☆ ایت ناگ کا مطلب ان گنت چشمے ہیں۔
- ☆ شہاب نامہ مشہور کشمیری مصنف قدرت اللہ شہاب کی تحریر ہے۔
- ☆ سندھ، جہلم، چناب، راوی ریاست جموں و کشمیر کے چار بڑے دریا ہیں۔

- ☆ شیخ نور الدین ولی کو علم دار کشمیر کہا جاتا ہے۔
- ☆ دنیا کی دوسری بڑی چوٹی کے نو کشمیر میں واقع ہے۔
- ☆ کشمیری شاعری کی سب سے پہلی کتاب مہانے پرکاش ہے۔
- ☆ تاریخ کشمیر کے موضوع پر باغ سلیمان ۱۱۲۶ ہجری میں میر سعد اللہ شاہ نے لکھی۔
- ☆ سیف الملوک میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کا مجموعہ کلام ہے۔
- ☆ صدائے کشمیر نامی ایک ریڈیو اسٹیشن نے ۹ اگست ۱۹۶۵ء کو اپنی نشریات کا آغاز کیا۔
- ☆ حضرت شاہ ہمدان ٹوپیاں بنا کر روزی کھاتے تھے۔
- ☆ مشہور کشمیری بزرگ حضرت بلبل شاہ کا اصل نام سید شرف الدین ہے۔
- ☆ علامہ اقبال کا تعلق کشمیری خاندان پورو سے تھا۔
- ☆ کینیڈا کے بعد دنیا میں SKIING کا دوسرا بڑا مرکز کشمیر ہے۔
- ☆ مشق کی ملکہ حسن آزاد کشمیر کی وادی نیلم کو کہا جاتا ہے۔
- ☆ غلام احمد مجبور کو کشمیر کا اقبال کہا جاتا ہے۔
- ☆ آزاد کشمیر کے پہلے صدر سردار محمد ابراہیم خان تھے۔
- ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک درگاہ حضرت بل سرے مگر میں ہے۔
- ☆ آزاد کشمیر میں مشہور جھیل بن جوسہ راوالا کوٹ میں واقع ہے۔
- ☆ آزاد کشمیر کے خوبصورت شہر کوٹلی کو مدینۃ المساجد کہا جاتا ہے۔
- ☆ یوم بھگتی کشمیر ہر سال 5 فروری کو منایا جاتا ہے۔
- ☆ ممتاز کشمیری حریت رہنما مقبول احمد بٹ کو ۱۱ فروری ۱۹۸۴ء کو تہاڑ جیل میں شہید کیا گیا۔
- ☆ پاکستان میں استعمال ہونے والی بجلی کا ۳۵ فیصد حصہ منگلا ڈیم فراہم کرتا ہے۔

- ☆ لفظ آزاد کشمیر پہلی مرتبہ ۱۲ مئی ۱۹۴۶ء کو کسان مزدور کانفرنس اٹھتا ناگ میں استعمال ہوا۔
- ☆ ریاست جموں و کشمیر کے شمالی علاقہ جات میں ہنزہ کے مقام پر یا قوت سب سے زیادہ پایا جاتا ہے۔
- ☆ آج سے تقریباً ۹ سو سال پہلے پنڈت کلن نے لکھا تھا کہ اس ملک کو روحانی خوبیوں کی طاقت سے فتح کیا جاسکتا ہے۔
- ☆ سون رسول پاک کشمیری زبان میں سیرت النبی کی سب سے پہلی کتاب ڈاکٹر سید محمد یوسف بخاری نے لکھی۔
- ☆ جھیل دولرایشیاہ کی بیٹھے پانی کی سب سے بڑی جھیل ہے، جس کی لمبائی ۳۰ کلومیٹر اور چوڑائی ۱۰ کلومیٹر ہے۔
- ☆ قرارداد الحاق پاکستان مسلم کانفرنس نے بانی صدر سردار ابراہیم خان کی رہائش گاہ سری نگر میں ۱۹ جولائی ۱۹۴۷ء کو پیش کی۔
- ☆ آزاد کشمیر میں پہلی پرائیویٹ انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی مشہور صوفی بزرگ غلام محی الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے منسوب تراز کھل میں واقع ہے۔
- ☆ انگلینڈ سے نورٹھ وی چینل کا آغاز آزاد کشمیر کے ممتاز روحانی و علمی شخصیت حضرت علامہ پیر علاؤ الدین صدیقی نے کیا۔
- ☆ آزاد کشمیر میں پہلا میڈیکل کالج میرپور میں حضرت علامہ پیر علاؤ الدین صدیقی نے قائم کیا۔

(مرتبہ: سردار نسیم یونس خان، کمرہ اچھی)

ہدیہ تبریک

شمار

محمد جہانگیر صدیقی صاحب کو

پیر صاحب کا انٹرویو کرنے اور

یہ کتاب مرتب کرنے پر

اور

قبلہ پیر صاحب کو

یونیورسٹی، میڈیکل کالج اور نورٹی وی چینل کے قیام پر

دل کی عمیق گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں

● محمد منیر صدیقی (کشمیر کالونی) ● سردار جنت حسین (بن جونسہ راولا کوٹ)

● سردار الطاف خان (کشمیر یونائیٹڈ گڈز کمپنی - رابطہ نمبر 0300-9262117)

● L.K نیازی (ڈالمنیا، کراچی) ● محمد حسن (حیدری، کراچی)



دربار عالیہ نیریاں شریف عرس کی آخری نشست میں پیر صاحب کیساتھ غازی ملت سردار ابراہیم خان،
بزرگ سیاستدان سردار خان بہادر اور دیگر بیٹھے ہیں



میڈیکل کالج میرپور حضرت پیر علاؤ الدین صدیقی اور سابق وزیر اعظم آزاد کشمیر
سردار سکندر حیات خان